باتونی اور گپّی

جرمن لوک کہانی

مصنف: گیردہ

اُردو ترجمہ: محمد زبیر

جرمن لوک کہانی

بہت پرانے زمانہ کی بات ہے۔ ایک غریب کسان اپنی گھوڑا گاڑی پر جنگل سے لکڑی کاٹ کر لانے جا رہا تھا۔ جنگل کے ایک کنارے پر ایک بہت بڑا بانجھ کا درخت تھا۔ اس کے نیچے کہرے میں ایک بوڑھی عورت بیٹھی تھی۔ اسکے پاسدرخت میں ایک لوہے کی صندوقچی تھی۔

عورت نے کسان کو آواز دی۔ ویسے وہ کسان کافی ڈرپوک تھا اور وہ بڑھیا کی آواز ان سُنی کر کے آگے بڑھ جاتا۔ پر جب اس نے بڑھیا کی بات سنی تب وہ رُکا۔
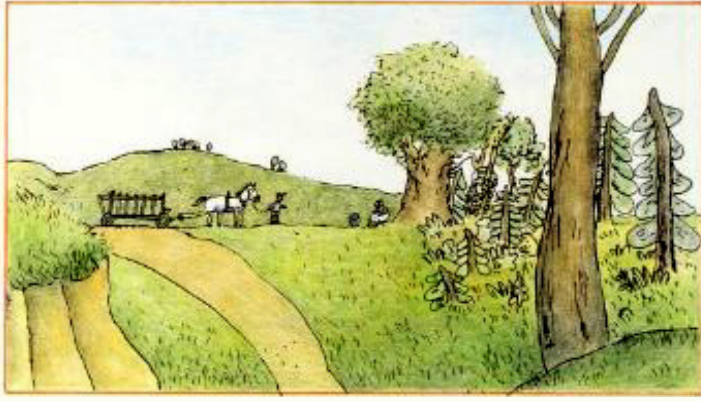
"دیکھو میں جادو کے اثر میں ہوں،،" عورت نے کہا، "تم مجھے اس سے چھڑا سکتے ہو اور خود کے لیے بھی کچھ کمائی کر سکتے ہو۔"

پھر اس عورت نے کہا، "تم چاہو تو اس لوہے کی صندوقچی کو اپنے گھر لے جا سکتے ہو۔ اس میں سونے کے سکّے بھرے ہیں۔"

"مجھے اس تحفے کو لینے میں بہت خوشی ہو گی،" کسان نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"لیکن صرف ایک شرط ہے،" بوڑھی عورت نے کہا۔ "تم اسکے بارے میں ایک لفظ بھی کسی اور کو نہیں بتانا۔"

"میں ایسا بالکل نہیں کرونگا؟" کسان نے غصے میں کہا۔ "تم کیا مجھے گپّی اور باتونی سمجھتی ہو؟"

پھر بوڑھی عورت نے صندوقچی گھوڑا گاڑی پر رکھوانے میں کسان کی مدد کی۔ اس
کے بعد کسان اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاؤں کی طرف چلا۔
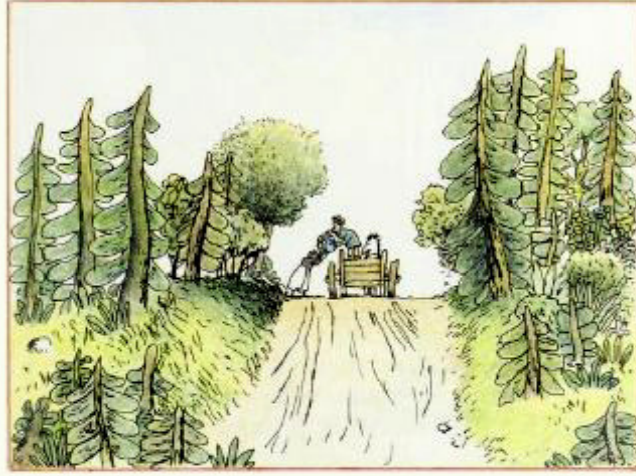
کسان نے گھر پہنچ کر گاڑی سے اترتے ہی چلا کر اپنی بیوی سے کہا، "تم یقین نہیں کرو گی کہ آج میں کیا لایا ہوں۔" پھر اپنی آواز کو ایک دم آہستہ کرتے ہوئے اُس نے کہا، "میں اور کسی کو یہ بات نہیں بتاؤں گا، پر تم میری بیوی ہو۔ تم اس صندوقچی کو دیکھ رہی ہو؟ یہ اوپر تک سونے کے سکّوں سے بھری ہے۔"

"مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے،" کسان کی بیوی نے بے یقینی سے اپنی ہتھیلیوں کو گالوں پر مار کر تالی بجائی۔

"اب ہم غربت میں اپنے دن نہیں گزاریں گے،" کسان نے غصے سے کہا۔ "چلو آج کچھ اچھا کھانا بناؤ۔ ہم نے مہینوں سے گوشت نہیں چکھا ہے۔"
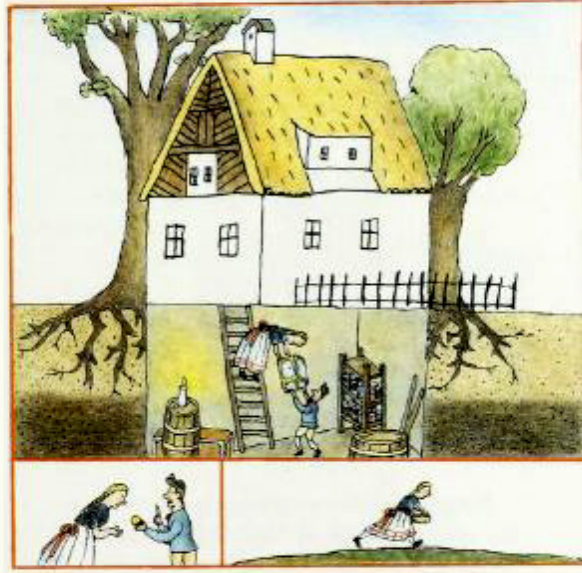
بیوی نے کسان کی مدد کی اور وہ صندوقچی کوٹھری میں لے گئے۔ پھر کسان نے بیوی کو سونے کی ایک مہر دی جسے لے کر وہ بازار سے سامان لانے گئی۔ جب وہ لوٹ کر آئی تو ان کے کچن سے مزیدار کھانے کی مہک چاروں طرف پھیل رہی تھی۔

اس مہک کو سونگھ کر کچھ دیر بعد ہمسائے بھی اُن کے گھر آئے۔ ''تمہارے گھر میں کیا مزیدار کھانا پک رہا ہے؟'' انہوں نے پوچھا۔

کسان سے خوشخبری دبائے نہیں دب رہی تھی۔ ''دیکھو میرے ہمسائے،'' اُس نے کہا۔ ''کیا تم اس راز کو خود تک رکھ سکتے ہو؟''

''بالکل،'' ہمسائے نے کہا۔ ''کیا تم مجھے گپّی اور باتونی سمجھتے ہو؟''

"بالکل نہیں،" کسان نے کہا۔ "اسی لئے میں تمہیں یہ راز کی بات بتارہاہوں،۔ پر اسکے بارے میں تم کسی سے بالکل بھی ذکر مت کرنا! ذرا سوچو کہ آج صبح مجھے جنگل میں کیا ملا؟"

"کیا؟" ہمسائی کی آنکھیں جوش میں پھول کر کُپّا تھیں۔

"مجھے سونے کی مہروں سے بھری ایک صندوقچی ملی۔ ہاں، سچ میں"!

"کیا تقدیر ہے تمہاری!" ہمسائی نے کہا۔ پھر اُس نے حیرت سے تالی بجائی۔ "یہ اچھی بات ہے کہ تم نے اس کے بارے میں اور کسی کو نہیں بتایا۔ یہاں لوگ ایک دوسرے سے جلتے ہیں۔ میں ذرا جلدی میں ہوں،۔ میں اب چلتی ہوں،۔"

وہ ہمسائی جلدی سے گئی، پر اپنے گھر نہیں۔ وہ دوڑتی ہوئی اپنے بھائی کے گھر گئی اور چلائی،
"کیا تم یقین کروگے! سامنے والے کسان کو آج صبح جنگل میں سونے کی مہروں سے بھری
ایک صندوقچی ملی۔ پر تم اسکے بارے میں کسی اور کو نہیں بتانا"!
"نہیں، میں کسی کو نہیں بتاؤنگا،" ہمسائی کے بھائی نے کہا۔ "کیا تم مجھے گپّی اور باتونی سمجھتی
ہو؟"

اس طرح یہ خبر پھیلتی گئی۔ گاؤں کے قصائی، سبزی والے، دودھ والے کے ساتھ ساتھ گاؤں میں رہنے والے ہر ایک کو یہ بات پتہ چل گئی۔ جلدی ہی یہ خبر مجسٹریٹ صاحب کے کانوں تک پہنچی۔

مجسٹریٹ صاحب نے کسان کو بلایا۔ پر کسان بہت شرمیلا تھا اس لیے اُس نے اپنی جگہ اپنی بیوی کو بھیجا۔

"دیکھو، بالکل جھوٹھ مت بولنا،" مجسٹریٹ صاحب نے کہا۔ "تمہارے خاوند نے سونے کی مہروں سے بھری ایک صندوقچی چرائی ہے۔ اسے فوراً میرے حوالے کرو۔"

"جناب، یہ بالکل غلط افواہ ہے،" کسان کی بیوی نے کہا۔ "میرا خاوند بہت غریب ہے اور بالکل ایماندار ہے۔ اُس نے کچھ بھی نہیں چرایا ہے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو،" مجسٹریٹ صاحب نے کہا۔ "اُس نے یہ بات خود لوگوں کو بتائی ہے۔"

"میرا خاوند گپّی ہے!" کسان کی بیوی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "اسکی بات پر یقین مت کریئے۔ وہ ایسی ہی گپّیں مارنے میں اُستاد ہے۔"

"چلو ہم جلد ہی سچائی کا پتہ لگائیں گے،" مجسٹریٹ صاحب نے کہا۔ "دو ہفتے بعد پھر سے کچہری کھُلے گی۔ تب تم حاضر ہونا۔"

جب بیوی گھر پہنچی تب کسان اپنے کھلیان میں تھا۔ تب بیوی چُپ چاپ کوٹھری میں گئی اور اُس نے صندوقچی میں سے ایک سونے کا سکہ نکالا۔ پھر اسے لیکر وہ شہر میں گئی۔ وہاں اُس نے دونوں مٹھائیوں کی دکانوں میں جتنے سفید بالوشاہی ملے وہ خریدے۔

گھر لوٹنے سے پہلے بیوی نے جھانک کر دیکھا۔ اسکا خاوند اب بھی کھلیان میں تھا۔ پھر اُس نے پورے باغیچے میں، گیٹ کے پاس اور پیڑوں کے نیچے وہ بالوشاہی بکھرا دیئے۔ اُس نے کچھ بالوشاہی ٹین کی چھت پر بھی بکھرا دیئے،۔
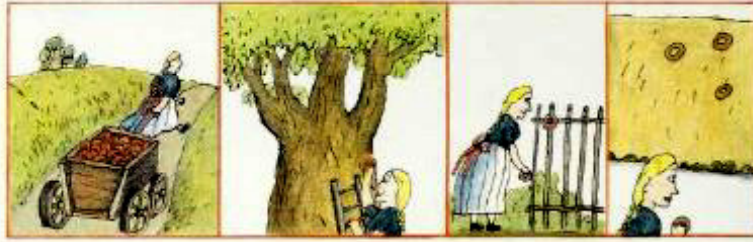
پھر وہ اپنے خاوند کے پاس دوڑی دوڑی گئی اور اُس نے کہا، "ذرا دیکھو! باہر کیا ہوا ہے! بھگوان نے ہمارے گھر میں بالوشاہی برسائے ہیں"!

"کیا بالوشاہیوں کی بارش آئی ہے؟" پتی نے پوچھا۔ "تم پگلا تو نہیں گئی ہو؟"

"اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو تم خود باہر آکر دیکھ لو!" بیوی نے کہا۔

کسان دوڑادوڑا باغیچے میں آیا اور اسے جب جگہ بالوشاہی بکھرے دیکھ کر بہت حیران ہوا۔
اُس نے سب بالوشاہی اٹھائے۔ وہ اتنے تھے کہ اس سے پوری بالٹی بھر گئی۔

کچھ دنوں بعد بیوی نے کسان سے کہا، ”سنو، مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ راجہ نے دوسرے ملک سے سپاہی بلائے ہیں۔ ان سپاہیوں کی نکیلی چونچیں ہیں جن کو چبھو چبھو کر انہیں جو بھی ملتا ہے اسے مار ڈالتے ہیں۔ آج وہ ہمارے گاؤں سے گزرنے والے ہیں۔ ہمیں کہیں چھپ جانا چاہیئے۔ تم کپڑے دھونے والے اس بڑے ٹب کے نیچے چھپ جاؤ۔ میں اوپر کے کمرے کی اٹاری میں چھپ جاؤں گی۔ جب انہیں گھر میں کوئی نہیں ملے گا تو پھر وہ سپاہی جھک مار کر چلے جائیں گے۔

ڈرپوک کسان نے اپنی بیوی کی بھاری ٹب کو پاس کے کھیت میں لے جانے کے لیے مدد کی۔
اس کے بعد کسان اس ٹب کے نیچے چھُپ گیا۔

بالکل چپ چاپ بیٹھنا، کسان کی بیوی نے اسے خبر دار کیا۔ اسکے بعد وہ کھلیان میں سے ایک چھوٹی بوری مکئی کی لی اور اُس نے مکئی کو ٹب کے چاروں طرف بکھیر دیا۔ پھر اُس نے ڈربے کی ساری مرغیوں کو بکھرے دانوں کے پاس چھوڑ دیا۔

مرغیوں نے اپنی چونچیں زمین پر مار مار کر مکئی کے دانوں کو چُگا۔ جلد ہی ساری مکئی صفاچٹ ہو گئی۔ اس کے بعد مرغیاں کھیت میں گُھس گئیں۔

اس کے کچھ دیر بعد کسان کی بیوی نے ٹب پر دستک دی اور کہا، ''اب تم باہر آجاؤ۔ بھگوان کا شکر ہے کہ ہم محفوظ ہیں۔ سپاہی مجھے بھی نہیں ڈھونڈھ پائے۔''

کسان نے کہا، ''مجھے تو واقعی میں بہت ڈر لگ رہا تھا۔ ان میں سے کچھ سپاہیوں نے اپنی چونچ میرے ٹب پر بھی ماری۔ تب مجھے لگا جیسے میری آخری گھڑی قریب آگئی ہو۔''
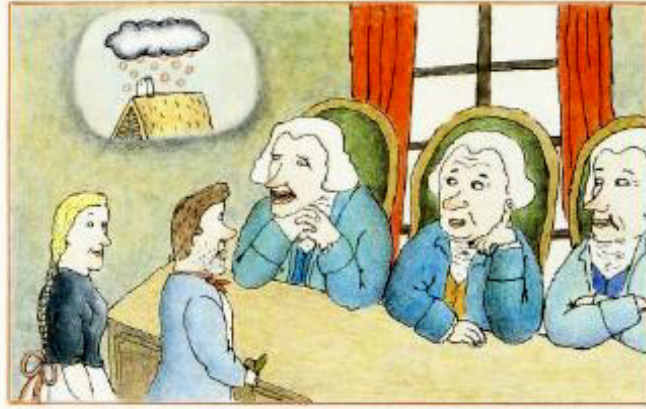
دو ہفتے گزرنے کے بعد کسان اور اس کی بیوی دونوں کچہری گئے۔ کسان نے اس پر لگے سبھی الزامات کو رڈ کر دیا۔ نہیں! میں نے کچھ بھی چوری نہیں کیا۔ اُس نے کہا کہ پورا واقع اسی طرح پیش آیا جیسے اُس نے اپنے ہمسائے کو بیاں کیا۔

"اچھا پر، یہ بتاو کہ تم وہ سونے کی مہریں کس دن گھر لائے تھے؟" کسان کی بیوی نے اس سے پوچھا۔

"کیا تمھیں یاد نہیں،" کسان نے بیوی سے کہا۔ "جس دن بھگوان نے ہمارے گھر میں بالوشاہیوں کی بارش کی تھی اس سے بس دو دن پہلے۔"

اسکے بعد مجسٹریٹ اور دیگر ججوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اپنے سر ہلائے۔

"اسکے بعد راجہ کے لمبی چونچ والے سپاہی آئے۔ اپنی لوہے کی چونچوں سے وہ کپڑوں والے ٹب پر لگاتار مار کرتے رہے۔"

سب لوگوں نے دوبارہ اپنے اپنے سر ہلائے۔ "وہ آدمی سر پھرا ہے،" انہوں نے ایک دوسرے کی کانوں میں پھسپھسایا۔ پھر مجسٹریٹ نے کسان کی بیوی سے کہا،

"آپ نے ٹھیک ہی کہا تھا، یہ کسان گپّیں مارنے میں اُستاد ہے۔ چلو، اب گھر جاؤ،
اور آگے سے کسی غلط کام میں حصہ مت لینا۔"
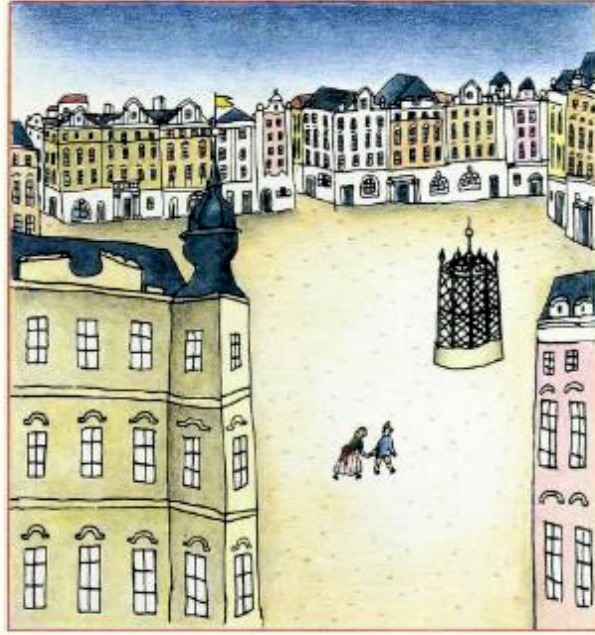
اسکے بعد کسان اور اسکی بیوی گھر گئے اور پھر ساری زندگی آرام اور خوشی سے رہے۔